میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجب ۱۳۸۸ - اخاء ۱۳۴۷ - اکتوبر ۱۹۶۸

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ریلوے سٹیشن ربوہ پر - آپ اپنے اہل و عیال کے ساتھ نائیجیریا تبلیغ اسلام کی غرض سے تشریف لے گئے ہیں اس سے قبل آپ غانا اور جرمنی میں دینی خدمات سر انجام دے چکے ہیں -

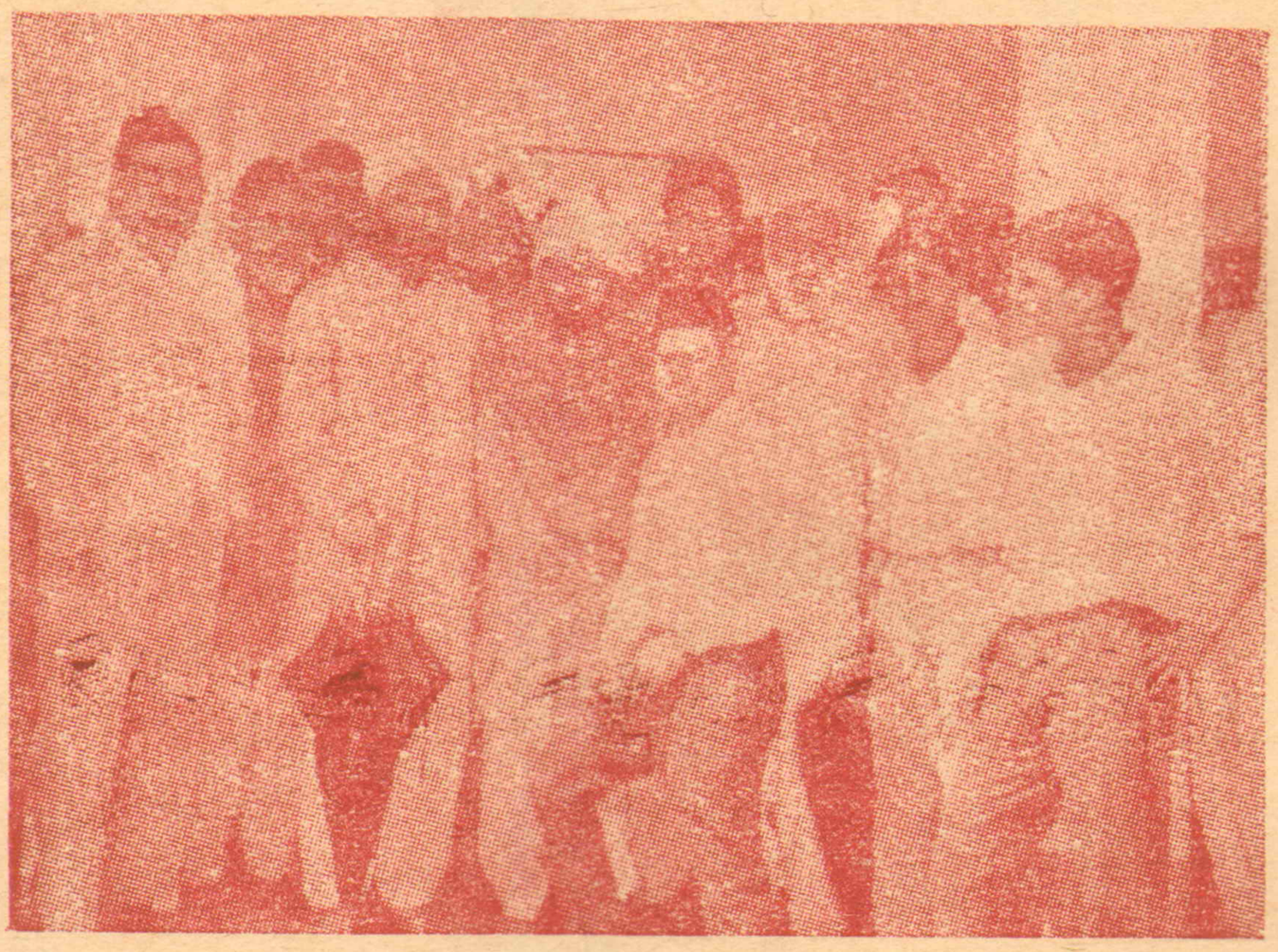

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Maulvi F.I. Anwari at the Railway Station Rabwah. He was seen off by a large number of friends. Having served Islam in Ghana and West Germany, he has now gone to Nigeria where he has taken over as the Amir & Missionary Incharge.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اخاء ۱۳۴۷ھ ہش

(اکتوبر ۱۹۶۸ء)

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ:- دو روپے ۲ فی پرچہ:- بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب

- ایک خدائی وعدہ (اداریہ) ۲
- ایک شعر ۴
- ایک عیسائی فرقہ یہوواٹنسز ۵
- بُعدِ منزل (نظم) ۱۰
- آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ۱۱
- تحریک جدید کی خبریں ۱۵
- اشتہارات ۲۱

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۱۰

اخاء ۱۳۴۷ ہش

اداریہ

ایک خدائی وعدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی جس ترقی کی پیشگوئیاں قرآن و احادیث میں ملتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ادیانِ باطلہ ——— اور خاص طور پر عیسائیت ——— کے عقائد کی بیخکنی کا مقدر ہونا بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اسلام کی حقیقی ترقی کا آغاز ہی ادیانِ باطلہ کی پسپائی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جملہ تصانیف میں اسلام کی برتری ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے عقائد پر بھی ایسی فیصلہ کن بحثیں کی ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی صحیح الفکر انسان تعصب سے خالی ہو کر ان عقائد کو اپنانا اپنے لئے باعثِ فخر محسوس نہیں کر سکتا۔ یہ بظاہر ہلکی سی آواز جو ایک چھوٹے اور گمنام سے گاؤں سے اُٹھی تھی آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر پھیلنی شروع ہوئی اور ہوتے ہوتے دنیا کے کناروں تک پہنچی۔ دیگر مذاہب کے حلقوں میں ایک کھلبلی سی مچی اور انہیں یہ فکر پیدا ہوا کہ ان کے مذاہب تو سکڑتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے عقائد تو سربگریباں ہیں کہ پرائے تو پرائے اپنے بھی انہیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ سب سے پیش پیش تو عیسائیت تھی اور عیسائیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاص مشن لیکر مبعوث ہوئے تھے۔

چنانچہ اس مذہب کی دھاک کم ہونی شروع ہوئی۔ ایک آواز اِدھر سے اُٹھی اور ایک اُدھر سے۔ ایک آگے سے اور ایک پیچھے سے۔ حتیٰ کہ ہر طرف سے آوازیں اُٹھنے لگیں۔ عیسائیت کے ہر عقیدے پر اعتراض ہونے لگا۔ اپنے ہی پرائے بن گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ سے شائع ہونے والے ہفتہ وار ٹائم (TIME) نے اپنی چھ ستمبر کی اشاعت میں ایک بہت بڑے عیسائی پادری کا بیان شائع کیا ہے۔ یہ پادری اب عیسائیت کے ایک فرقے کے بانی ہیں، ان کی منعقد کردہ کانفرنس میں بولیویا (BOLIVIA) سے لیکر لبنان تک کے علاقے سے تہتر ملکوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کروڑوں پونڈ کا ان کا بجٹ ہے۔ اپنی مذہبی تحریک کے لئے انہوں نے ایک الگ مرکز بنا لیا ہے جسے وہ بیسویں صدی کے تجدد سے تعبیر کرتے ہیں۔

ان کا نام ہے کارل میک انٹائر (CARL MCINTIRE) اپنے بیان میں (جو کانفرنس کے موقع پر دیا گیا تھا) عیسائیت کے مختلف مکاتیب فکر کے متعلق انہوں نے کہا:۔

"یہ لوگ تو اب ہزاروں کی تعداد میں یہودا اسکریوطی پیدا کر رہے ہیں۔ یسوع مسیح اب ان کے خیال میں کنواری کے بطن سے نہیں تھے۔ نہ یسوع مسیح اب خدا کے بیٹے ہیں۔ ان کے نزدیک یسوع مسیح نے خدائی عدل کے تقاضے کے مطابق اپنی قربانی بھی نہیں دی یسوع مسیح کو اب دجال بنا دیا گیا ہے۔ وہ انقلاب کے رہنما کی صورت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ گویا کہ وہ عوام الناس میں سے ایک شخص تھے۔"

اِس بیان میں یہ بات کس قدر واضح طور پر پیش کی گئی ہے کہ اب عیسائیوں نے نہ صرف یسوع مسیح کی الوہیت کا انکار کر دیا ہے بلکہ ان کے خیال میں صلیب پر وفات پانا اور اپنے خون سے کفارہ بن جانا بھی بے حقیقت باتیں ہیں۔

یہ تو ہوتا ہی آیا ہے کہ کسی مذہب کے نہ ماننے والے اس پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کی اکثر باتوں کو بے معنی سمجھتے ہیں اور ان کی مخالفت کرتے ہیں لیکن جب کسی مذہب کے ماننے والے ہی اس پر پل پڑیں تو پھر اس کے بچنے کی کہاں اُمید رہ جاتی ہے۔ وہ مذہب تو دلوں میں مہمان بن کر ہی رہ سکتا ہے جو آج بھی جائیگا اور کل بھی جائیگا۔ نہ لوگوں کو اُس سے دلی لگاؤ ہو سکتا ہے نہ وہ ہمیشہ اس سے چمٹے رہ سکتے ہیں۔ یہی حال اب عیسائیت کا ہے۔ اور بلا خوفِ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کی موعودہ ترقی کی منزل کا یہ بھی ایک سنگِ میل ہے اور نہایت ہی اہم سنگِ میل۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں

تک پہنچاؤں گا"۔ حضورؑ کی تبلیغ کیا تھی؟ یہی کہ اب اسلام ہی اللہ تعالیٰ کی نظروں میں قابلِ قبول مذہب ہے اور اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ تمام سعید روحیں اس کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس الہام کے بعد سے لے کر اب تک اس کی سچائی ہر لمحہ واضح سے واضح تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ادیانِ باطلہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اسلام آگے بڑھ رہا ہے۔ زمین کے کناروں تک اسلام کا پیغام نہ صرف پہنچ رہا ہے بلکہ لوگوں کو اس کی قبولیت کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

اسلام کی فتح اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں سے ایک وعدہ ہے ——— ایک نہایت ہی پُرجلال وعدہ ——— اب اس کے پُورا ہونے کے دن آ گئے ہیں۔ اس کی پہلی جھلک صاف نظر آ رہی ہے۔ خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ واریوں کو پوری طرح نباہ سکیں اور اس وعدے کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

چوں رنگ خودی رود کسے را از عشق
یارش ز کرم برنگِ خویش آمیزد

ترجمہ۔ جب عشق کی وجہ سے کسی کی خودی کا رنگ جاتا رہتا ہے تو یار اپنی مہربانی سے اس پر اپنا رنگ چڑھا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لطیف شعر میں ایک ایسے امر کے حصول کا طریق بتایا جو انسانی زندگی کا حقیقی مقصود ہے۔ ہر الہامی مذہب خدا تعالیٰ اور انسان کے تعلق کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی تعلیم دیتا ہے اور اسلام نے تو دیگر تمام مذاہب سے بڑھ کر اس بات پر زور دیا ہے۔ بار بار اس بات کی طرف ہمیں متوجہ کیا ہے کہ انسانی زندگی کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو پالے، خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے اخلاق (یعنی اس کے اسماء حسنہ کی صفاتی تجلیات) کو اپنے اندر پیدا کرے۔ لیکن ایسا کیونکر ہو اور انسان اس راستہ پر کس طرح گامزن ہو؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیرِ تشریح شعر میں فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا رنگ چڑھوانا چاہے تو لازم ہے کہ وہ اپنے خالقِ حقیقی سے عشق پیدا کرے کیونکہ عشق ہر قسم کی خودی کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور خودی کا ختم ہونا ہی اس بات کا متقاضی ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رجوع برحمت کرے اور اسے اپنے رنگ میں رنگین کرے۔ ماحصل اس شعر کا یہ ہے کہ خودی کو عشق کے ذریعہ ختم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ انسان کو اپنے رنگ میں رنگین کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو اسکی توفیق دے۔

ایک عیسائی فرقہ "یہوواہ وٹنسز"

مختصر جائزہ اور طریق کار پر ایک نظر!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

(مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل۔ دی ہیگ۔ ہالینڈ)

تشکیل نو

۱۹۱۷ء میں اس MY. RUTHERFORD جماعت کا سربراہ بنا۔ اس نے کام سنبھالتے ہی جماعت کی از سر نو تشکیل کی اور ایک اچھا منتظم اور عمدہ لیڈر ثابت ہوا۔ نئی تشکیل شدہ جماعت کا نام "THE NEW WORLD ORGANISATION OF JEHOVAH'S WITNESSES" رکھا گیا۔ اور نئی اصلاحات جاری کیں۔

اصلاحات (RUTHERFORD)

اس شخص نے مندرجہ ذیل اصلاحات جاری کیں:۔

۱۔ کرسمس (جو دنیا کے طول و عرض میں عیسائیوں کے مذہبی تہوار کے طور پر منایا جاتا تھا) منانے سے اس لئے منع کر دیا کہ ان ایام میں عیسائی مذہب کسی تہوار کی نشان دہی نہیں کرتا۔

۲۔ صلیب کا نشان جو عیسائی دنیا کی تمثیلی رنگ میں نمائندگی کرتا تھا اس کو بھی استعمال کرنے سے روک دیا۔

۳۔ دنیاوی حکمرانوں کو خدا تعالیٰ کا نمائندہ یا خلیفہ ماننے کا جو عقیدہ عیسائیت میں رائج تھا اور خاص طور پر پوپ کو خلیفۃ اللہ کہا جاتا تھا اس سے بھی انکار کر دیا اور اپنی جماعت کے لوگوں کو ایسا عقیدہ رکھنے سے منع کر دیا۔

۴۔ عیسائیوں کے درمیان خدائے واحد کے مختلف ناموں جیسے ابا۔ God۔ Father وغیرہ کا جو استعمال ہو رہا تھا اس سے روک کر JEHOVAH کا نام استعمال کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس کے نزدیک بائیبل میں خدائے واحد کے لئے یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ (WATCH TOWER. Jan. 1956 Page 188)

اس کی ان جدید اصلاحات پر لوگوں میں شور و غوغا پیدا ہونا لازمی بات تھی چنانچہ خوب شور و شر پیدا ہوا۔ اس پر حکومت نے امن عامہ قائم رکھنے کی خاطر اسے قید و بند میں ڈال دیا مگر ایک سال بعد

چھوڑ دیا۔ اسی طرح بعض اور ممبران بھی قید ہوئے اور چھوڑ دیئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِن اصلاحات کے بعد JEHOVAH جماعت دوسری عیسائی جماعتوں سے اپنے بعض بنیادی نظریاتی اختلافات کی وجہ سے بالکل الگ تھلگ اور خاص طور پر ممتاز ہو گئی۔ ان کا ایک خاص نقطۂ نظر یہ تھا کہ موجودہ عیسائی عقائد کی بنیاد روایات پر رکھی گئی ہے جو صحیح نہیں کیونکہ روایات قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ان سب ناقابلِ اعتبار باتوں کو چھوڑ کر عقائد کی بنیاد صرف اُس بائیبل پر رکھی جائے جو پرانا یونانی نسخہ ہے، اور جسے Pastor Russel نے ایک خواب میں دیکھ کر ایک مقام سے دریافت کیا تھا۔

تھوڑے عرصہ بعد ہی اس جماعت میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا اور یہ فرقہ خوب ترقی کرنے لگا۔ جماعت کے سربراہ نے یہاں تک کہا کہ یہوہ خدا ہماری خود رہنمائی کر رہا ہے اس لئے جو باتیں کہی جائیں ان پر من وعن عمل کرتے جانا چاہیئے۔

اِن اصلاحات کے علاوہ اس جماعت کے سربراہ Rutherford نے جماعت کا ممبر بننے کے لئے بعض شرائط مقرر کیں تاکہ جماعت کے افراد کی صحیح لائنوں پر تربیت ہو سکے اور صحیح خطوط پر کام چلایا جا سکے۔

شرائط ممبرشپ:-

۱- ہر ممبر کے لئے ضروری ہوگا کہ جو بھی نئی ہدایات جاری کی جائیں وہ اُن کی بلا چون وچرا پابندی کرے گا۔

۲- تعلیمات کی نئی تشریحات کو ایک ایسی صداقت یقین کرنا ہوگا جو خود خدا تعالیٰ کے مینارِ صداقت سے جاری ہوتی ہوں۔

۳- تنقید کی کسی کو اجازت نہ ہوگی۔

۴- جو شخص اس جماعت کو بائیبل کی پیشگوئیوں اور دیگر مسائل کی واحد تشریح کرنے والی جماعت نہیں سمجھے گا وہ ممبر نہ بن سکے گا۔ کیونکہ وہ گنہگار اور منافق ہوگا۔

۵- ہر نئے ممبر کے لئے ضروری ہوگا کہ ممبر بننے سے قبل پوری بائیبل کا بنظرِ غور مطالعہ کر چکا ہو۔

سنہ ۱۹۲۴ء میں یہ فرقہ اتنا ترقی کر گیا کہ نیویارک شہر میں W.B.B.R کے نام سے تبلیغی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے انہوں نے ایک ریڈیو سٹیشن قائم کر لیا۔

اصلاحات و تنظیم کا یہ کام سنہ ۱۹۳۸ء تک پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اور جماعت ایک مضبوط بنیاد پر کھڑی ہو گئی۔ تب MV. Rutherford نے ایک کتاب "JEHOWA" کے نام سے لکھی اور اس کے صفحہ ۲۴۰ پر ایک نیا دعویٰ پیش کر دیا اور لکھا کہ Father Russel نے جو صداقت دُنیا کے سامنے پیش کی تھی وہ اب پُرانی ہو گئی ہے اور یہوہ یعنی خدا تعالیٰ نے اب میرے ذریعہ اِس زمانہ کے مناسب حال نئی تشریحاتِ بائیبل کا وعدہ کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس دعوٰی کے بعد مختلف شہروں اور مقامات پر پھیلی ہوئی جماعتوں کے نمائندگان کا ایک بڑا اجلاس بلایا گیا اور یہ دعوٰی ایک ریزولیوشن کے رنگ میں اُن کے سامنے پیش کر کے منظوری حاصل کر لی گئی۔ (Watch Tower July 1956)

جماعت کا کام گاہے گاہے آگے بڑھتا رہا۔ لیکن ۸ر جنوری ۱۹۴۲ء کو جماعت کا سرِ براہ Rutherford فوت ہو گیا۔ اب نئے لیڈر کے لئے نگاہیں اِدھر اُدھر پڑنے لگیں اور نظامِ جماعت کے بارہ میں بھی بحث و تمحیص چل نکلی۔ آخر یہ طے پایا کہ جماعت کا ایک پریذیڈنٹ ہونا چاہیئے جسے سارے ممبر خود چُنا کریں۔ چنانچہ MY. NATHAN H. KNORR کو پریذیڈنٹ چُن لیا گیا۔ یہ پریذیڈنٹ اب تک جماعت کی رہنمائی کر رہا ہے۔

سوسائٹی کا مرکز اور طریق کار

یہوَوٹنس والوں کا صدر مقام امریکہ میں نیویارک شہر کے مضافات میں BROOKLYN جگہ پر ہے۔ اس مرکزی نگرانی میں دنیا کے مختلف متعدد شہروں میں چھوٹے بڑے مراکز کھولے گئے ہیں جن کا نام BETHEL HOUSE رکھا گیا ہے۔ جس کے معنے اللہ تعالیٰ کے گھر کے ہیں۔ علاوہ ازیں عیسائیت کے پُرانے طریقِ کار کو بھی مدِنظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً سکول اور کالج کھولے گئے ہیں۔ بڑے بڑے پبلک جلسوں کے ذریعہ بھی لوگوں تک آواز پہنچائی جاتی ہے۔ گراموفون ریکارڈ تیار کئے جاتے ہیں اور ریڈیو پر تقاریر کی جاتی ہیں۔

لٹریچر

جماعت کے عقائد اور نظریات پر مشتمل چھوٹے چھوٹے کتابچے اور بڑی کتب علمائے جماعت کی مدد سے تیار کی گئی ہیں۔ انہیں دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے تبلیغ و تبشیر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کتابچوں اور کتب میں مدت تک کسی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی اور ہر جگہ وہی کتب استعمال کی جاتی ہیں جو ایک بار تیار کر لی گئی ہیں البتہ ان کے دوسری زبانوں میں تراجم چھپتے رہتے ہیں۔ اس طرح تھوڑے خرچ میں زیادہ لٹریچر تیار کر لیا جاتا ہے۔

دو عدد ماہنامے بھی شائع کئے جاتے ہیں یعنی "Watch Tower" اور "AWAKE"۔ دنیا میں جہاں جہاں بھی ان کے مراکز قائم ہیں ان دونوں رسالوں کو وہاں کی مقامی زبانوں میں ترجمہ کر کے پھیلایا جاتا ہے۔ ان رسالوں کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

"THE WATCH TOWER"۔ یہ رسالہ بعض جگہ ماہوار اور بعض جگہ پندرہ روزہ ہے اور مجموعی لحاظ سے ۱۱۹، ۱۴۱، ۸۶ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے جو دنیا کی مختلف ستر زبانوں میں تیار کیا جاتا ہے۔

دوسرا رسالہ "AWAKE" ہے۔ یہ بھی بعض مقامات پر ماہانہ اور بعض مقامات پر پندرہ روزہ ہے۔ دُنیا کی ۲۶ زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ ہر ماہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۲۸، ۴۳۱، ۱۷ کی تعداد میں چھپتا ہے۔

لٹریچر کے بارہ میں یہ بات بھی خاصی دلچسپ ہے کہ جو مضامین رسالوں میں چھپتے ہیں یا کتب تیار کی جاتی ہیں وہ سب کے سب بغیر نام کے ہوتے ہیں یعنی لکھنے والے کا نام نہیں لکھا جاتا بلکہ مجموعی طور پر جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایک مرکزی کمیٹی کی طرف سے تیار کئے جاتے ہیں اور جماعت کے چیدہ چیدہ حضرات کو سُنا کر اور اُن کی منظوری کے بعد جماعت کے نام سے شائع کئے جاتے ہیں۔ اسی لئے کسی ممبر کو ان خیالات سے اختلاف کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں سمجھی جاتی۔

علاوہ ازیں اس سوسائٹی نے ۱۹۵۰ء سے بائیبل کا ایک اپنا ترجمہ بھی شائع کر رکھا ہے جسے زیادہ صحیح اور مستند سمجھتے ہیں۔ یہ ترجمہ "NEW NORLD TRANSLATION OF THE CHRISTIAN GREEK SCRIPTURE" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

تبلیغی طریقِ کار

جماعت کے مرکز BROOKLYN میں مبلغ تیار کرنے کے لئے ایک کالج کھولا گیا ہے۔ نیز ایک کارخانہ لٹریچر تیار کرنے کے لئے ہے۔

ہر جماعت میں پورے وقت کے لئے یا عارضی وقت کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ نیز ہر ممبر سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کے نظریات سے لوگوں کو مطلع کریں اور تبلیغی کام کے لئے کوئی نہ کوئی وقت نکالیں۔ چنانچہ اس وقت اس فرقہ کے ایک ملین (دس لاکھ) مبلغ دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ صرف ہالینڈ میں ان کی تعداد ۸ ہزار کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ جو مبلغ پورا وقت کام کرتا ہے اسے باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے اور مختلف قسم کی دوسری سہولتیں جیسے مکان، ہیلتھ انشورنس، بچوں کی مفت تعلیم وغیرہ مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ مبلغ مہینہ میں کم از کم ۱۵۰ گھنٹے ضرور کام کرتے ہیں۔

دوسری قسم کے مبلغ وہ ہیں جو نصف وقت کام کرتے ہیں ان کو بھی ان کے کام کا معاوضہ دیا جاتا ہے اور کچھ سہولتیں دی جاتی ہیں۔ ان مبلغین کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ مہینہ میں کم از کم ایک سو گھنٹے کام کریں۔

مبلغین لوگوں سے ذاتی تعلقات پیدا کرتے ہیں اور اُن کے گھروں پر جا کر زبانی گفتگو اور لٹریچر کی تقسیم و فروخت کے ذریعہ تبلیغی کام سرانجام دیتے ہیں۔

تیسری قسم کے مبلغ عام ممبران ہیں جو وقتاً فوقتاً تعلقات کے ذریعہ اور فارغ اوقات میں لوگوں کے گھروں پر جا کر لٹریچر تقسیم کرتے ہیں اور اپنے خیالات کا پرچار کرتے ہیں۔ اُن کو کچھ نہیں دیا جاتا لیکن اُن سے باقاعدہ رپورٹ حاصل کی جاتی ہے اور کام کی رفتار سے اچھی طرح آگاہ رہا جاتا ہے۔

تبلیغی مراکز:۔ اس وقت امریکہ، یورپ، ایشیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور افریقہ میں اس عیسائی گروہ نے ۸۵ کے قریب مرکزی ادارے قائم کر رکھے ہیں جن کے تحت ان ممالک میں چھوٹے چھوٹے بے شمار مراکز قائم ہیں اور جماعتیں وجود میں آچکی ہیں ۱۹۵۵ء تک دنیا کے ۱۷۰ ممالک تک ان کا کام بڑھ چکا ہے اور دوسرے عیسائی فرقوں کے درمیان کافی ترقی کر رہے ہیں۔ اگر رسالہ جات کی اشاعت کا چارٹ دیکھا جائے تو انکی ترقی کی رفتار کا خوب اندازہ ہوتا ہے۔ چنانچہ رسالہ "THE WATCH TOWER" ۱۹۲۸ء میں ۱،۴۷۲،۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوتا تھا مگر ۱۹۵۵ء تک اس کی تعداد بڑھ کر ۱۱۹،۱۴۱،۸۶ ہو گئی ہے اور اسکے بعد مزید بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح رسالہ "AWAKE" کی تعداد ۱۹۲۸ء میں ۷۰۰،۹۹ تھی ۱۹۵۵ء سے ۱۹۲۸ء ۷،۱۴۳ کی تعداد میں شائع ہونے لگا اور اس وقت اور بڑھ گئی ہے۔

مضمون ہذا کے شروع میں مسیح موعود کی آمد ثانی کے بارہ میں مختلف عیسائی فرقہ جات کی طرف سے دیئے گئے اندازے درج کئے گئے ہیں۔ یہاں یہوواٹنس فرقہ کے بانی Pastor Russel کے اس بارہ میں خیالات اختصار کے ساتھ بیان کئے جاتے ہیں۔

Pastor Russel مسیح کے جسمانی نزول سے منکر ہو چکا تھا کیونکہ عیسائی لٹریچر کے مطابق مسیح کے ظہور کا زمانہ قریباً قریباً گزر ہی چکا تھا یا گزر رہا تھا اور مسیح کہیں بھی اترتا ہوا نظر نہ آتا تھا۔ چنانچہ اس نے یہ عقیدہ پیش کیا کہ دراصل اس سے مراد مسیح کا خدائی بادشاہت میں آنا ہے نہ کہ زمین پر اور خدائی بادشاہت میں آنیوالا ہمیں جسم کے ساتھ نظر نہیں آسکتا بلکہ اسکے افعال و اعمال سے ہی اس کا پتہ چلتا ہے۔ لہذا اسکے مطابق لٹریچر کے مطابق مسیح ۱۸۷۴ء سے خدائی بادشاہت یعنی Haven میں آچکا ہے اور وہاں سے دنیا پر حکمرانی کر رہا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدائی بشارات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ گو آپ ان ایام میں سیالکوٹ میں ملازمت کے دن گزار رہے تھے مگر اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اسلام کے دفاع میں مصروف تھے۔ ۱۸۷۶ء میں جب آپ کے والد ماجد کی وفات ہوئی تو وفات سے قبل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہام ہوا کہ آج شام کے قریب آپ کے والد ماجد اس دنیا سے گزر جائیں گے اور طبعی غم پیدا ہونیکی وجہ سے اللہ جلشانہ کی طرف سے اپنی کفالت میں لے جانے کی خوشخبری پائی جبکہ پر جلال آواز میں الہام ہوا الیس اللہ بکاف عبدہ۔ ۱۸۷۶ء میں ہی پنڈت دیانند کی آریہ سماج تحریک اٹھی اور ہندوستان کے مسیحی پادریوں نے بھی حکومت کے سایہ میں سر اٹھانا شروع کیا تو آپ کی دوربین نگاہوں نے اسلام کے سر پر منڈلاتی ہوئی آفات کو بخوبی بھانپ لیا اور آپ کی اکیلی مگر بہادر روح اس مہیب خطرے کے مقابلہ کے لئے بے قرار ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر یہوواٹنس مکتب فکر کے مطابق ۱۹۱۴ء وہ سال تھا جبکہ مسیح نے اپنے متبعین کو خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل کرنا تھا اور مسیحائی کے پھیلانے کی جدوجہد کو معراج تک پہنچانا تھا۔ چنانچہ ۱۹۱۴ء میں خلافت ثانیہ کا عظیم الشان دور شروع ہوا اور اس اولوالعزم مصلح موعود نے اس مسیحائی کے پھیلانے کی مہم کو معراج تک پہنچا دیا۔ فتدبروا

بُعدِ منزل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دن بھر تھکے تھکے پاؤں سے چل کر ہو گئے چُور
لیکن پھر بھی منزل سے ہم رہ گئے کوسوں دُور
طوفانوں کے مُنہ موڑے اور برق سے رشتے جوڑے
پھر بھی قسمت کو اپنی ہر بات ہے نامنظور
اب بھی تیشہ ہاتھ میں لے کر نکلا ہے فرہاد
پتھر کے کٹنے کا لیکن بدل گیا دستور
جو اس کی چوکھٹ سے اُٹھ کر صحرا صحرا گھُومے
حاکم سے محکوم ہوئے، مختار سے وہ مجبور
لہروں سے گھبرانے والے کون تجھے سمجھائے
سیپ تو ساحل پر ملتے ہیں موتی ہیں کچھ دُور
تیری ہر اِک بات سکونِ قلب کا اِک سرمایہ
تیرے ہر جلوے سے ملتا ہے آنکھوں کو نُور
لحظہ لحظہ دنیا کے حالات بدلتے ہیں
کون سدا مغموم رہا ہے کون سدا مسرور
شائد آج نسیم تمہارے دل پر چوٹ لگی
چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی ہوتے ہو رنجور

نسیم سیفی

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

(مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے افتتاح کے لئے یورپ کا سفر اختیار فرمایا اور مسجد کے افتتاح کے علاوہ یورپ کے مشنوں کا معائنہ بھی فرمایا۔ اِس بے حد مفید دَورہ کے نہایت خوشکن اثرات ظاہر ہوئے اور اُس وقت سے لیکر اب تک اس کے شاندار نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ایک لمبے عرصہ تک بلکہ جب تک یورپ بلکہ دُنیا بھر میں تبلیغِ اسلام کی مہم جاری رہے گی اور کامیابی سے ہمکنار ہو گی اس کے خوشکن اثرات ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اِس مبارک سفر میں مندرجہ ذیل مقامات پر پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا:۔

ہیگ (ہالینڈ) ہمبرگ (جرمنی)

کوپن ہیگن (ڈنمارک) ہڈرزفیلڈ (انگلستان)

اِن پریس کانفرنسوں کی کامیابی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"کسی جگہ بھی پریس کے کسی نمائندہ نے ادب و احترام کو نہیں چھوڑا۔ میرا ان پر کیا حق تھا۔ مجھے وہ کیا جانتے تھے۔ میری عاجزی اور تواضع کے مقام کو تو میرا رب ہی جانتا تھا۔ غرض میرے رب نے ایسا انتظام کر دیا تھا کہ اِس عاجز اور لاشیٔ محض سے سب ادب و احترام کے ساتھ پیش آئے۔ میرے سامنے کسی نے شوخی نہیں دکھائی، کسی نے میری طرف غلط بات منسوب نہیں کی، کسی نے میری آدھی بات رپورٹ نہیں کی۔ جب میری بات رپورٹ کی ہے تو پوری کی ہے۔ اور یہ عام نقشہ ہے ساری پریس رپورٹ کا۔"

اخبارات کی ان کانفرنسوں میں غیر معمولی دلچسپی کے متعلق ہمبرگ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"وہاں ایک اٹلانٹک ہوٹل ہے جس میں

یہ پریس کانفرنس ہوئی میں جب وہاں
گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں ۳۵
نمائندے بیٹھے ہیں۔ ان چاروں
اخباروں کے نمائندے تھے (جرمنی
کے سب سے بڑے چار اخبار) دو
نمائندے ریڈیو کے تھے۔ وہاں
دو مختلف ریڈیو پروگرام ہیں اور
ان میں سے ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ
اپنی انڈی پنڈنٹ ٹیم بھیجی ہوئی
تھی۔ نیوز ایجنسیز کے نمائندے
تھے۔ پھر وہاں رواج ہے کہ
فوٹوگراف مہیا کرنے والی بھی
انڈی پنڈنٹ ایجنسیاں ہیں وہ
فوٹو لے لیتی ہیں ..... ان فوٹو
لینے والی ایجنسیوں کے نمائندے
بھی وہاں موجود تھے۔ کل نمائندے
۳۵ تھے اور ایک گھنٹہ پچیس منٹ
تک ہم باتیں کرتے رہے، وہ اٹھنے
کا نام ہی نہ لیتے تھے۔"

(یاد رہے کہ وہاں سرکاری پریس
کانفرنسوں میں پانچ سات نمائندے
ہی شامل ہوتے ہیں)

ٹیلی ویژن کے ذریعہ جو وسیع اشاعت و تبلیغ
ہوئی اس کا اندازہ اسی ایک امر سے ہو سکتا ہے
کہ ہمبرگ میں ہی کم و بیش ایک کروڑ افراد تک اسلام

توحید کا پیغام پہنچا۔ (الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۸ء خطبہ
جمعہ فرمودہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

اس سفر میں خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و
نصرت کے نظاروں کے متعلق حضور ایدہ اللہ نے
ارشاد فرمایا:-

"دورانِ سفر ہم نے خدا تعالیٰ
کی قدرتوں کے ایسے جلوے دیکھے
جن کا تصور کرنا بھی ممکن نہ تھا۔
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فرشتے نازل
ہو کر ہماری تائید کر رہے ہیں۔
یورپین لوگوں نے بہت تعاون و
محبت کا اظہار کیا گفتگو کے اچھے
مواقع میسر آئے۔ مشہور اخباروں
نے تصاویر کے ساتھ خبریں نمایاں
طور پر شائع کیں ..... میں نے قریباً
ہر جگہ اہلِ یورپ کو انتباہ کیا کہ دنیا
میں دو تباہیاں آچکی ہیں اور اب
تیسری بڑی تباہی سر پر کھڑی ہے
اس تباہی سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ
ہے اور وہ یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ
سے تعلق قائم کر لیں۔"

(مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے
خطاب۔ الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۶۸ء)

صرف پریس کانفرنسیں ہی نہیں بلکہ ہر وہ بہتر سے
بہتر ذریعہ جو موجودہ زمانہ میں تبلیغ کے لئے میسر آسکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویژن، تقاریر و خطبات، انفرادی ملاقاتیں وغیرہ ان سے پورا پورا استفادہ کرنے کا موقع ملا۔ اور یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ اتنے وسیع پیمانہ پر اشاعتِ اسلام کا یہ پہلا موقع ہے۔

ٹیلی ویژن سے استفادہ کے متعلق حضور ایدہ اللہ ہی کا ارشاد ہے:۔

"ہمبرگ ٹیلی ویژن جس علاقہ میں دیکھا جا سکتا ہے اس کے متعلق اندازہ ہے کہ اس میں اسے ایک کروڑ سے زیادہ آدمی دیکھتے ہیں۔ ہم نے اس میں سے چالیس فیصدی کاٹ دیا کہ بہت سے لوگ باہر گئے ہوتے ہیں بعض لوگ سیر و سیاحت کے لئے گھروں سے نکلے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھر بھی ساٹھ ستر لاکھ کے درمیان لوگوں نے ہمیں ٹیلی ویژن پر دیکھ لیا اور جو باتیں وہاں ہوئیں وہ یہی تھیں کہ اسلام لاؤ اور اپنے اللہ کی معرفت حاصل کرو۔"

(الفضل ۲۷ ستمبر ۶۷ء خطبہ جمعہ)

ڈنمارک اور ہمبرگ کے علاوہ دیگر کئی اور ممالک میں بھی ٹیلی ویژن پر پروگرام نشر ہوئے۔ یہ تو وہ فوائد و اثرات ہیں جو مجموعی طور پر نظر آ رہے ہیں اور جن سے اس کامیاب دورہ کی افادیت سامنے آتی ہے۔ اس جگہ بعض انفرادی آراء کا جن سے حضور ایدہ اللہ کے اس دورہ کی کامیابی کا ایک اور رُخ سامنے آتا ہے ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن لکھتے ہیں:۔

"ایک انگریز بنک مینیجر نے جس کو حضور سے ملنے کا شرف ملا یہ بات بیان کی کہ اس نے اپنی پوری زندگی میں کسی شخص کے چہرہ پر اتنی رونق، اطمینان اور سکینت نہیں دیکھی۔"

(ماہنامہ تحریک جدید سفر یورپ نمبر ص۳۱)

ہڈرزفیلڈ کی احمدیہ جماعت کے پریذیڈنٹ جناب کمال الدین صاحب امینی مرحوم نے لکھا:۔

"ہمارے شہر کے معززین جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بابرکت مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا ہے بہت متاثر ہوئے ہیں اور آج تک حضور کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ ہمارے ہمسایہ میں ایک انگریز عورت ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے اپنی گزشتہ ساٹھ سالہ زندگی میں اس محلّہ میں ایسا نورانی چہرہ اور ایسی رونق نہیں دیکھی جیسی حضور کی آمد پر تھی۔"

(ماہنامہ تحریک جدید سفر یورپ نمبر ص۳۲)

اس دورہ سے جو تبلیغی فوائد حاصل ہوئے اُن کا کسی قدر ذکر اُوپر ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس دورہ کی کامیابی کا ایک اور نمایاں پہلو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کسرِ صلیب کو کئی طور سے اِس دَورہ کے ذریعہ فائدہ پہنچا۔ مثلاً تمام عیسائی دُنیا کو چیلنج کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل انعامی چیلنج کو پھر ایک دفعہ پُوری شان کے ساتھ ساری دنیا کے سامنے پیش کیا گیا:۔

"توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی۔ اگر صرف قرآن شریف کی پہلی سورۃ کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی سورۃ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورۃ میں صدہا حقائق اور معارفِ دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورقِ انجیل سے نکالنا چاہیں تو گو ساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لاحاصل ہوگی۔۔۔۔"

اِسی طرح تبلیغی لحاظ سے نہ صرف یورپ بلکہ ساری دنیا کے غیر مسلموں کو قبولیتِ دعا کا جو چیلنج دیا گیا وہ کسی عیسائی رہنما کو قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ چنانچہ بڑے بڑے عیسائی پادری جو "خداوند یسوع کی برکت سے" بڑے بڑے معجزے دکھانے کے دعویدار تھے اِس چیلنج پر مبہوت ہو کر رہ گئے۔

مارشیس اور جرمنی میں اِن شاندار اسلامی فتوحات کا ذکر اخبارات میں آچکا ہے۔ مشرقی افریقہ میں بھی اِسی قسم کی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اسلام کے لئے فتوحات اور کامیابیوں کا یہ سلسلہ انشاء اللہ اُس وقت تک برابر جاری رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسلام و بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پُوری دُنیا پر محیط ہو جائے اور اسلام و احمدیت کی ترقی کے تمام خدائی وعدے اپنی پُوری شان سے پُورے ہوں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز +

کرنل ڈاکٹر محمد یُوسف شاہ صاحب

رخصت پر

مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری لیگوس۔ نائیجیریا، ۹ ستمبر کو تین ماہ کی رخصت پر پاکستان تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے قیام پاکستان کو ہر طرح بابرکت کرے۔

آپ نے واپس تشریف لاتے ہوئے عمرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس عمرہ کو آپ کے اور آپ کے خاندان کے لئے ہر قسم کی برکات کا موجب بنائے۔ آمین +

تحریک جدید کی خبریں

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے مختلف حصّوں میں متعدد پاکستانی اور مقامی مبلّغین تبلیغِ اسلام کے جہاد میں شب و روز مصروف ہیں۔ لٹریچر کی تقسیم، تقاریر اور زبانی گفتگو کے ذریعہ اسلام کی برتری ہر علاقے میں ثابت کی جا رہی ہے۔ پریس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن بھی بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ بعض جماعتیں اخبارات یا رسائل بھی شائع کرتی ہیں۔ عام اخبارات میں بھی اسلامی تعلیم کے متعلق کالم تحریر کئے جا رہے ہیں۔ سکولوں کے ذریعہ حقیقی اسلام کی تعلیم مسلمان بچوں کے ذہن نشین کرائی جاتی ہے۔ تاکہ بڑے ہو کر وہ بہتر مسلمان بن سکیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈسپنسریوں کے ذریعہ بھی خدمتِ خلق کے مواقع سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ بعض مبلّغین کی کارکردگی کی رپورٹ پیشِ خدمت ہے اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جملہ کوششوں کو مفید اور بابرکت ثابت کرے، آمین (ایڈیٹر)

انگلستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ کے مذہبی حلقوں میں بیداری کے آثار نمایاں ہیں۔ ہماری اپنی جماعتوں کی تبلیغی اور تربیتی کوششوں میں کئی گنا زیادہ اضافہ ہو چکا ہے۔ عیسائی حلقے بھی اپنی اپنی جگہ یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اسلام تو اب ایک خاص انداز سے حملہ آور ہے اور اگر فوری طور پر کوئی مؤثر کارروائی نہ کی گئی تو گرجے کی گرتی ہوئی عمارت کا سنبھالنا مشکل ہو جائیگا۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کے نظام میں جو شگاف پڑ چکے ہیں اب ان کا پاٹنا تو درکنار وہ وسیع سے وسیع تر ہی ہوتے چلے جائیں گے۔

انگلستان میں احمدیہ جماعت کے جملہ افراد نے (اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب وہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں) ۲۵ ظہور (اگست) کو دوسرا یوم التبلیغ منایا۔ اس روز متعدد گروہوں میں تقسیم ہو کر انہوں نے انگلستان کے مختلف حصّوں میں اسلامی لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ اور زبانی گفتگو کے ذریعہ بھی اسلام کی تعلیم کی برتری ثابت کرتے ہوئے غیر مسلموں کو حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی دعوت دی۔

اگرچہ انگریزوں نے بھی اس پیغام کو دلچسپی

سنے سُنا لیکن جزائر غرب الہند اور افریقہ کے باشندوں نے تو اس میں خاص دلچسپی لی۔ اکثر نے اِس بات کا کھُل کر اظہار کیا کہ انسانی مساوات جس کی اسوقت دنیا کو اشد ضرورت ہے صرف اور صرف اسلام ہی کے ذریعہ قائم ہو سکتی ہے۔

پریس نے یوم التبلیغ کی رپورٹیں شائع کر کے لوگوں کی توجہ کو اسلام کی طرف مبذول کرانے میں مدد دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم امام مسجد لنڈن بشیر احمد صاحب رفیق نے یوم التبلیغ کی تفصیلی رپورٹ ارسال کرتے ہوئے اِس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ احبابِ کرام کی خدمت میں دُعا کی درخواست کی جائے کہ اللہ تعالےٰ انگلستان مشن کو بیش از پیش دینی خدمات کی توفیق دے، آمین۔

ہالینڈ

مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل اور مولوی صلاح الدین صاحب بنگالی کی کوششوں سے اللہ تعالےٰ کا فضل نمایاں طور پر ہالینڈ کی جماعت کے شاملِ حال نظر آتا ہے۔ گزشتہ ایام میں غیر مسلموں نے اسلام میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ متعدد گروہ اسلامی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے رہے۔ اِس سلسلہ میں یہ بات قارئینِ کرام کی دلچسپی کا باعث ہوگی کہ ان میں سے بعض گروہ خالصتہً مذہبی انجمنوں سے تعلق رکھتے تھے اور مذہبی انجمنیں بھی ایسی جن کے متعلق عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ نہایت کٹر ہیں اور کسی کی بات سُننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ان تمام لوگوں کو اسلامی لٹریچر بھی دکھایا گیا اور زبانی گفتگو کے ذریعہ بھی پیغامِ اسلام پہنچایا گیا۔ بعض لوگوں نے گہری دلچسپی لیتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے عیسائیت سے موازنہ کے لئے سوالات بھی کئے۔ جن کے تفصیلی جوابات دیئے گئے۔

ہالینڈ کے مبلغین اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر اسلامی حلقوں، یونیورسٹیوں، کالجوں اور کلبوں میں اسلامی تعلیمات کے متعلق لیکچر دینے کے مواقع سے بھی خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے لیکچروں میں سے ایک تو خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ یہ لیکچر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی ہفت روزہ کانفرنس کے موقع پر مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل کو دینے کا موقع ملا۔ اس کانفرنس میں متعدد مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کی خصوصیات بیان کیں۔

مکرم مولوی صلاح الدین خان صاحب اس کانفرنس کے متعلق لکھتے ہیں "اجلاس میں سامعین کی تعداد خاصی تھی۔ اِس موقع پر عوام الناس کے علاوہ کیتھولک پادری صاحبان اور پروٹسٹنٹ چرچ منسٹر بھی تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اتنے بڑے مجمع کے سامنے اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع پیدا کر دیا۔ امام صاحب کی تقریر کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر بہت اچھا اثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وقفہ ہوتے ہی حاضرین اس میز کی طرف لپکے جہاں ہماری کتب رکھی ہوئی تھیں اور انہوں نے باوجود پادریوں کی طرف سے اس سلسلہ میں ہمت شکن رویہ اختیار کرنے کے ساری کی ساری کتابیں خرید لیں۔ ایک پروٹسٹنٹ منسٹر تو اس قدر متاثر ہوئے کہ اجلاس کے اختتام پر خود اُٹھ کر امام صاحب سے ملنے آئے اور دوستانہ جذبات کا اظہار کیا اور امام صاحب کو اپنی کار میں منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں حالانکہ دورانِ سوالات ان کا اندازِ گفتگو خاصہ جارحانہ تھا مگر اپنے سوالوں کا معقول جواب سُن کر یکدم نرم پڑ گئے۔

جرمنی

ماہنامہ تحریک جدید کے گزشتہ شمارہ کے انگریزی حصہ میں ہم نے مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کا ایک خط شائع کیا تھا جس میں انہوں نے پادری سموئیل ڈاکٹریان کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوتِ مقابلہ کا حوالہ دیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس دعوے کو پیش کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمائندگی میں حضور اب بھی دعا کی دعوتِ مقابلہ کو برقرار سمجھتے ہیں اور دنیا کے کسی بھی نمائندہ عیسائی پادری سے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ پادری ڈاکٹریان باوجود اس کے کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے خدا نے (مراد تو یسوع مسیح ہی ہوں گے) انہیں کسی خاص کام کے لئے چُنا ہے اور اُن سے خاص محبت کا برتاؤ کرتا ہے اور دُعائیں سُنتا ہے مسعود احمد صاحب کے خط کا اثبات میں جواب نہیں دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے جو حضور ایدہ اللہ کے دَورۂ یورپ کے نتیجہ میں اسلام کو حاصل ہوئی ہے۔

محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے وقفِ عارضی کے سلسلہ میں کچھ وقت ڈنمارک میں گزارا۔ اس پروگرام کے اختتام پر ہالینڈ واپس جاتے ہوئے مکرم چودھری صاحب ایک دن کے لئے ہمبرگ میں قیام فرما ہوئے۔ آپ کے اس قیام کے دَوران ہمبرگ میں احمدیہ جماعت نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں عوام الناس کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں کے عمائدین کو بھی مدعو کیا۔ آپ نے اس موقع پر ایک فاضلانہ تقریر فرماتے ہوئے حاضرین کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی کہ تمام مذاہب میں قدرِ مشترک خدا تعالیٰ کی عبادت ہے اور اس کی بناء پر تمام مذاہب میں ہم آہنگی پیدا کی جا سکتی ہے۔

مکرم بشیر احمد صاحب شمس اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آپ نے زمانہ حاضرہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہر روز دُنیاوی طاقت کے حصول میں مسابقت، ہر علمی تحقیق میں اضافہ اور سائنسی ایجادات میں ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان نے

سوچنا شروع کر دیا ہے کہ ہم اب اپنی قسمت کے خود مالک ہیں لہذا کسی خدا کے وجود کے قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سائنسی ترقی کی انتہاء اور مذہبی اقدار سے دُوری ـــــ ان دونوں میں جو خلاء پیدا ہو گیا ہے اُسے پُر کرنا ازبس ضروری ہے ورنہ یہ تمام انسانی ترقیات انسان کی اپنی تباہی کا موجب بنیں گی۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ یہ ترقی انسان کے لئے مفید ہو اور یہ تبھی ممکن ہے جب اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی مخلوق کی قدر ہو۔"

یہ جلسہ ۲۸ رجولائی کو منعقد کیا گیا تھا۔ اس کے اگلے روز اخبارات نے محترم چودھری صاحب کی تقریر کو نمایاں طور پر اپنے کالموں میں جگہ دی۔ اور اس طرح اسلام کی آواز کو دُور دُور تک پہنچایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

امریکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب قریشی مبلغ انچارج امریکہ نے گزشتہ ایام میں چھ جماعتوں کا دورہ کیا اور ان کے علاوہ دو ایسے شہروں میں بھی گئے جہاں ابھی جماعتیں قائم تو نہیں ہوئیں لیکن امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد ہی وہاں بھی جماعتیں قائم ہو جائیں گی۔ ان تمام شہروں میں مکرم قریشی صاحب نے جماعتی تربیت کے علاوہ غیر مسلموں سے گفتگو کر کے اور لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ فریضۂ تبلیغ بھی سرانجام دیا۔ مکرم شکرالٰہی صاحب حسین، زبیر صلاح الدین صاحب اور حنیف صاحب نے ان دوروں میں آپ کی خاص مدد کی۔

مکرم قریشی صاحب اپنی ایک حالیہ رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"دو اشتہارات شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ یہاں کی لجنہ اماء اللہ کے رسالہ "عائشہ" میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک تقریر جو حضور نے جامعہ نصرت ربوہ کی طالبات کی کانووکیشن کے موقع پر فرمائی تھی ترجمہ کر کے شائع کی گئی۔ پٹس برگ کی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ۳۰ رجون کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں علاوہ دیگر مقررین کے مقامی صدر برادرم احمد شہید صاحب نے امن اور اسلام پر تقریر فرمائی اور سوالات کے جوابات دیئے۔ یونیورسٹی آف ڈیٹن انٹرنیشنل کلب کی میٹنگ میں برادرم راجہ عبدالخالق صاحب کے ساتھ شرکت کی۔ اس میں طلبہ و طالبات کو اور خصوصاً طلبہ کے صدر کو تبلیغ کی گئی۔ ہیلی یونائیٹڈ چرچ آف کرائسٹ کے نوجوانوں نے ایک میٹنگ میں خاکسار کو "اسلام" کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا۔ خاکسار نے اسلام کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد میں سوالات کے جواب بھی دیئے گئے اور مناسب لٹریچر تقسیم کیا گیا۔"

کینیا

معجزہ کا وجود تو نہ کسی زمانہ میں معدوم ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے لئے اپنے خاص بندوں کے ذریعہ معجزہ دکھاتا آیا ہے اور

آئندہ بھی دکھاتا رہے گا لیکن اوّل تو کوئی شخص از خود
اِس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ جب اور جو چاہے
معجزہ دکھا سکتا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی دین ہے جسے
چاہتا ہے دیتا ہے اور جسے دیتا ہے اسی کو یہ بات
زیب دیتی ہے کہ وہ معجزہ نمائی کا دعویٰ کرے۔ اس
سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا بھی اظہار ہوتا ہے۔
یہ ممکن نہیں کہ انسان زندگی تو ناپاک بسر کرے لیکن
معجزہ نمائی کے ذریعہ لوگوں میں یہ اعلان کرنا چاہے
کہ اس کا خدا سے قریبی تعلق ہے۔ یہ ناممکن ہے، قطعی
ناممکن۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد
سے صرف اور صرف اسلام ہی، اللہ تعالیٰ کی طرف
حقیقی اور صحیح رہنمائی کرتا ہے، صرف اسلام ہی کا
پیروکار ہو کر اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جا سکتا ہے
اور اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ معجزہ نمائی
کا اگر اب امکان ہے تو صرف سچے مسلمانوں ہی کے
ذریعہ۔

کینیا میں حال ہی میں ایک عیسائی پادری
—— اورل رابرٹ —— نے معجزہ نمائی کا دعوے
کیا۔ دراصل عیسائیوں میں مذہب کے دائرے میں
اخلاقی اور روحانی اقدار کے فقدان کی وجہ سے ہمیشہ
معجزہ نمائی پر ہی زور دیا جاتا ہے۔

اورل رابرٹ صاحب نے بہت وسیع پیمانے
پر انتظامات کر کے اپنی معجزہ نمائی کا اعلان کیا۔ یہ
صاحب سولہ جولائی کو غیر ملکی کے ہوائی مستقر پر اترے

تھے) لیکن جیسا کہ ہمبرگ میں ڈاکٹر یان کو مکرم مسعود احمد
صاحب جہلمی نے آڑے ہاتھوں لیا یہاں بھی مولوی
عبدالکریم صاحب شرما نے اُن کے آتے ہی حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی دعوتِ مقابلہ دُہرائی۔
مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب مبلغ اسلام مقیم نیروبی نے
اس ضمن میں تحریر کیا ہے:۔

"شرما صاحب نے لکھا کہ دعا کے ذریعہ
نشان نمائی کی یہ دعوت حضور علیہ السلام کے وصال
کے ساتھ ختم نہیں ہو گئی بلکہ آپؑ کے بعد آپؑ کے
خلفاء کی طرف سے متواتر یہ دعوت دی جاتی رہی
ہے۔ ابھی گزشتہ سال ہمارے موجودہ امام حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یورپ
کے دورہ کے دوران پھر اسے دُہرایا تھا۔

مکرم شرما صاحب نے اورل رابرٹ صاحب
کو دعوت دی کہ وہ احمدیہ جماعت کے ساتھ دعا کے ذریعہ
نشان نمائی کا مقابلہ کر کے دیکھ لیں۔ حسب معمول پادری
صاحب نے یہ دعوت قبول نہ کی۔ چنانچہ متعدد اخبارات
نے مولوی صاحب موصوف کی دعوتِ مقابلہ کا ذکر کر کے
لکھا کہ اگر رابرٹ صاحب اپنے دعویٰ معجزہ نمائی میں واقعی
یقین رکھتے تھے تو انہیں چاہیئے تھا کہ یہ دعوت قبول
کر لیتے۔

اخبار ڈیلی نیشن نے لکھا: "کینیا میں احمدیہ مسلم
مشن کے انچارج نے نشان نمائی کے دعویدار پادری
اورل رابرٹ کو مقابلے کا چیلنج دیا تھا۔ جواب لینے
کے لئے جب ہم نے ہوٹل میں ان سے ملاقات کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش کی تو اس نے ملنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ
ہم اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتے۔"

حقیقت یہ ہے کہ کوئی عیسائی پادری بھی
اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکتا اور اگر کسی نے قبول کیا
تو وہ قیامت تک کے لئے یہ ثبوت مہیا کر جائیگا
کہ اب معجزہ نمائی صرف اسلام ہی کے سچے پیروکاروں
کو عطا کی جاتی ہے، باقی سب لوگ اس سے محروم ہیں۔

غانا

جنوبی افریقہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا
سب سے پہلا سیکنڈری سکول غانا میں کھلا تھا۔ یہ سکول
ایک عرصہ سے غانا کے مختلف المذاہب لوگوں کی
تعلیمی خدمات میں مصروف ہے اور یہ امر خوشی کا
باعث ہے کہ اس کی روز افزوں ترقی مسلمانوں کے لئے
عزت اور وقار کا باعث ہے۔

حال ہی میں اس سکول میں تقسیم انعامات و سندات
کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ صدارت
کے فرائض غانا کے وزیر اطلاعات جناب ابراہیم محمد
صاحب نے ادا کئے۔ محترم صدر صاحب نے صدارتی
تقریر میں سکول کے اساتذہ اور طلباء کو اس بات پر
مبارکباد دی کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا
نہ صرف خاص اہتمام کیا جاتا ہے بلکہ یہ بات طلباء
کے اخلاق پر بہت گہرا اثر ڈال رہی ہے اور یہی وجہ
ہے کہ یہاں سے پاس کرنے والے طلباء ہر جگہ امتیازی
حیثیت حاصل کر لیتے ہیں اور اس طرح اپنے سکول
کا نام روشن کرتے ہیں۔

ایک سینئر طالب علم نے سکول کی رپورٹ
پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ غانا میں یہ واحد سکول
ہے جہاں اسلامی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ بیشتر غیر مسلم
طلباء مسلم طلباء کے ساتھ ایک جگہ رہتے ہیں اور اسلامی
تعلیم کا عملی پہلو بھی ان کے مشاہدہ میں آتا ہے۔

اس تقریب کے لئے وزیر تعمیرات مکرم جناب
یوسف علی صاحب نے خصوصی خطبہ پیش کیا جس میں
کارکنان کو مبارکباد دی کہ مشکلات کے باوجود
سکول احسن طریق پر کام کر رہا ہے۔ مکرم یوسف علی
صاحب نے اس سکول کو دوسرے سکولوں کے لئے
نمونہ کے طور پر پیش کیا۔ کامیابی حاصل کرنیوالے
طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے آئندہ پیش آنے
والی انفرادی اور ملکی ذمہ داریوں کو احسن طریق
پر ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے متعدد
اخبارات نے اس تقریب کو خاص اہمیت کے
ساتھ شائع کیا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی اپنے
سامعین اور ناظرین کو اس تقریب سے متعارف
کرانے میں پورا پورا تعاون کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مسلموں کو تبلیغ اور اپنے مسلمان
بھائیوں کی تربیت ہر مسلمان کا
فرض ہے

حضرت حافظ سیّد مختار احمدؐ صاحب شاہجہان پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"میں "تریاق سلیمانی" ایک مدت سے استعمال کر رہا ہوں اور مجھے اس سے بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں ہمیشہ اس کی ایک شیشی اپنے پاس رکھتا ہوں۔ یہ میرے نزدیک امراضِ معدہ کیلئے بہت مفید اور خوش ذائقہ دوا ہے۔"

حضرت چوہدری غلام مہدی صاحب صحابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۹۶ ضلع لائل پور تحریر فرماتے ہیں:-

"مجھے تبخیر معدہ کی شکایت عرصہ بیس سال سے چلی آتی تھی۔ گزشتہ سال آپکی تیار کردہ "تریاق سلیمانی" استعمال کی مجھے خداوند کریم کے فضل و کرم سے کلی طور پر آرام آگیا ہے۔ ممنون ہوں۔ تبخیر معدہ کے اور کئی مریضوں کو بھی بتا دیتا ہوں تاکہ دوستوں کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی دوائی سے صحت عطا کرے۔ آمین"

تریاق سلیمانی:- بدہضمی، تبخیر معدہ، ہیضہ، متلی، قے اور درد شکم کیلئے تریاق ہے۔ ایک شیشی گھر اور سفر میں اپنے پاس رکھیئے اور فوری ضرورت کے وقت فائدہ اٹھائیے۔ قیمت چھوٹی شیشی ایک روپیہ درمیانی شیشی دو روپے۔ بڑی پلاسٹک بوتل چھ روپے۔

فریگرنٹ اینٹی پمپل کریم:- چہرے کے کیل، پھنسیاں اور داغ دور کرنے کیلئے مفید اور مجرب کریم ہے۔ قیمت تین روپے۔

نور لوشن:- داغ، دھبے، کیل، چھائیاں اور خشکی دور کر کے چہرہ کو ملائم، خوبصورت اور پھول کی طرح شگفتہ بناتا ہے۔ قیمت دو روپے۔

شانتی کیپشول:- اٹھرا کے مایوس مریضوں کے لئے اُمید کی کرن ہے۔ سیلان الرحم، کمزوری رحم، جسمانی کمزوری اور کمیٔ خون کے لئے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۵۰-۷۔

منسوم کارڈیل:- بے قاعدگی ایام، سیلان الرحم، درم رحم، اسقاط اور اٹھرا کیلئے۔ فی پونڈ ۵۰/۷۔

نوٹ:- شانتی کیپشول اور منسوم کارڈیل کے متعلق لٹریچر اور فہرست مرکبات خط لکھ کر طلب فرمائیں نیز اپنی طبی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اور خالص اجزاء و اصلی قیمت پر نسخہ جات بنوانے کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ یونانی پریکٹیشنر۔ المنار دواخانہ

بالمقابل الکیمسٹ گولبازار ربوہ

اچھوتے اور بے مثل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ وسادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

هُوَ الشَّافِی

بواسیر اور دمہ

جیسی امراض چار طاقتور خوراکوں سے ختم ہو سکتی ہیں۔
پاکستان و بھارت میں مندرجہ ذیل پرانی امراض کے لئے
نمونہ کی خوراک مفت طلب کریں:

بواسیر۔ دمہ۔ نزلہ (حلق سے اخراج)۔ زکام (ناک سے اخراج)۔ دردِ شکم۔ نکسیر۔ ناسور۔ تبخیر معدہ۔ سر درد۔ جوڑوں اور اعصاب کا درد اور عورتوں کا بانجھ پن۔
ہر مرض کے چار خوراکی کورس کی قیمت -/۱۰ علاوہ خرچہ ڈاک

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

بفضلِ خدا تعالیٰ ان بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔ بواسیر خونی ہو یا بادی، مسّے اندر ہوں یا باہر، دمہ، پرانا بخار، پتھری ریت، جوڑوں کا درد، اولاد نہ ہونا، جسمانی کمزوری، دماغی و اعصابی کم طاقتی کا

بہترین علاج طلب فرمائیں

مفت خط لکھ کر کتاب "آبِ حیات" منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیں!

چشتیہ دواخانہ بیرو

ڈاکخانہ جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان

مفید اور مؤثر دوائیں

— نور کاجل —

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کیلئے

مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی

بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں

سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی۔ سوا روپیہ

— تریاق اٹھرا —

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا

کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس۔ پندرہ روپے

— نورِ نظر —

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

— سرمہ خورشید —

دھند، غبار، خارش، کلکرے، موتیا بند اور دیگر

امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۵۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

نورِ فطرت

نسیم سیفی کی دینی اور قومی

نظموں کا مجموعہ

قیمت صرف ایک روپیہ

مع محصول ڈاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیفی برادرز۔ ربوہ ضلع جھنگ

دفتر دوم کی

انیس ۱۹ سالہ کتاب

خوشخبری برائے مجاہدین دفتر دوم

اِس یادگاری کتاب کی طباعت زیرِ غور ہے

اِس میں وہ تمام مجاہدین ہوں گے جن کا چندہ

سنہ ۱۹۴۸ء سے سنہ ۱۹۶۴ء تک ہر سال بغیر کسی ناغہ کے

وصول ہوگا۔

اسلئے

اپنے ناغہ کے سالوں کو ابھی سے پُر کر لیجئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات، علمائے سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ:۔ چھ روپے

(مینجر الفرقان ربوہ)

اپنے خریداروں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم میں سے کون نہیں چاہتا کہ تحریک جدید کا کام وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے اور اس کام کی تفاصیل سے ساری دنیا آگاہ ہو۔

ماہنامہ تحریک جدید کی اشاعت کی اوّلین غرض یہی ہے کہ احبابِ جماعت اور غیر از جماعت دوستوں کو تحریک جدید کے کام سے آگاہ کیا جائے۔

اگر آپ نے یہ پرچہ کسی سے مانگ کر پڑھا ہے تو بہتر ہوگا کہ اگلا پرچہ آپ خود خرید کر پڑھیں۔ اس کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے جو آپ ہمیں براہِ راست بھی بھیج سکتے ہیں اور اپنی جماعت میں بھی (دیگر چندوں کے ساتھ) ادا کر سکتے ہیں۔ اِس صورت میں ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ہمیں اطلاع دینا ضروری ہے تاکہ ہم بلا تاخیر آپ کی رقم کی ادائیگی کا اندراج کر لیں۔

اگر آپ اپنے بچوں کو دین کا مجاہد بنانا چاہتے ہیں تو یہ ماہنامہ تحریک جدید انہیں ضرور پڑھنے کیلئے دیں۔ اور اگر آپ کے بچے کسی اور جگہ سکول یا کالج میں پڑھتے ہیں تو اُن کے نام ایک پرچہ لگوا دیجئے۔ صرف دو روپے میں آپ ان کی بہتر تربیت کا انتظام کر دیں گے۔

کسی لائبریری یا ریڈنگ روم کے نام یہ پرچہ لگوا دیجئے۔ آپکو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔

مینجنگ ایڈیٹر